رہ گیا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہیں حضرت شاہ ولی اللہؒ اور ان کے مکتب فکر سے کوئی دلچسپی نہ تھی بلکہ کسی قدر کد تھی۔ اسی وجہ سے پاک و ہند کے بعض نامور علماء جن کی مقدس زندگیاں مسلمانانِ پاک و ہند کا بیش قیمت ورثہ ہیں، یعنی سید احمد شہیدؒ اور ان کے جانثار رفقاءِ کار کا اس کتاب میں کہیں ذکر نہیں ملتا۔

فاضل مترجم نے ہجری سنین کی عیسوی سنین سے مطابقت کر کے اور حواشی میں ۴۲ علماء و مشاہیر کے حالات مزید شامل کر کے، کتاب کی افادیت میں قابل قدر اضافہ کیا ہے۔

کتاب کے آخر میں کتابیات اشاریہ اور تکملہ بھی شامل ہیں۔ اشاریہ بڑا جامع ہے اور اسے اماکن، کتب اور اعلام کے اعتبار سے الگ الگ مرتب کیا گیا ہے۔

یہ کتاب پاک اکیڈیمی ۴/۱ وحید آباد کراچی نمبر ۱۸ سے مل سکتی ہے۔

تفصیلی فہرست مخطوطات عربیہ

تفصیلی فہرست مخطوطات فارسیہ

ضمیمہ (۱) تفصیلی فہرست مخطوطات عربیہ

تفصیلی فہرست مخطوطات متفرقہ

(اردو، پنجابی، ہندی، کشمیری، ترکی، پشتو)

پنجاب پبلک لائبریری جو اس ملک کا نہایت قیمتی قومی ادارہ ہے اپنے پاس قلمی نسخوں کا بیش قیمت ذخیرہ بھی رکھتی ہے۔ چنانچہ لائبریری کے ارباب اختیار کو بالکل صحیح طور پر اس امر کا احساس ہوا کہ اہل علم کو ان چھپے ہوئے خزانوں سے روشناس کرایا جائے۔

قلمی نسخوں کی تحقیق غیر معمولی قابلیت دقت نظر اور عرق ریزی چاہتی ہے۔ خوش قسمتی سے لائبریری کو ایک ایسے فاضل یعنی پروفیسر منظور احسن صاحب عباسی کی خدمات حاصل ہو گئیں جو اس کام کے لئے ہر لحاظ سے موزوں ہیں۔ چنانچہ فاضل مرتب نے پیرانہ سالی کے باوجود اس کام کی تکمیل کے لیے

جس ریاضت، گہری لگن اور وسعتِ نظر کا ثبوت دیا ہے اس کا اندازہ کچھ وہی حضرات کر سکتے ہیں جنہیں اس طرح کے کاموں کے کرنے کا کبھی موقعہ ملا ہو۔

بشر کے ہاتھ سے جو کام بھی انجام پائے اسے خواہ کتنی محنت اور احتیاط سے کیا جائے مگر اس میں غلطی کا بہرحال امکان باقی رہتا ہے چنانچہ اس فہرست میں بھی کہیں کہیں اغلاط نظر آتی ہیں۔ مثلاً فہرست مخطوطات فارسی کے ص۴۲ اپر کتاب انیس الارواح کا ذکر کرتے ہوئے اس کے مصنف حضرت معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کو "یکے از صوفیائے اواخر صدی پنجم ہجری" لکھا گیا ہے یہ صحیح نہیں۔ ان کی وفات ۶۳۳ھ میں ہوئی اس لحاظ سے یہ پانچویں صدی کے نہیں بلکہ ساتویں صدی ہجری کے بزرگ ہیں۔ پھر فاضل مرتب نے حضرت شاہ معین الدین اجمیریؒ کو حضرت خواجہ یوسف ناصر الدین چشتی بن محمد سمعان نور اللہ سراہم کا خلیفہ بتایا ہے یہ بھی محلِ نظر ہے۔ انہیں دراصل حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔

ان فروگذاشتوں کے علاوہ جو چیز ذوق پر گراں گذرتی ہے وہ طباعت کی غلطیاں ہیں۔ اس معاملے میں زیادہ احتیاط کی ضرورت تھی کیونکہ اس نوعیت کی کتاب میں اغلاط کی زیادتی نہ صرف ذوق پر گراں گذرتی ہے بلکہ کتاب کی افادیت کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ لائبریری کے اربابِ بست وکشاد اگلے ایڈیشن میں ان اغلاط کی اصلاح کی طرف پوری توجہ دیں گے۔

چاروں فہرستوں کی قیمت ۳۷ روپے ہے اور پنجاب پبلک لائبریری سے مل سکتی ہیں۔

تنقیدی ادب | مرتبہ جناب سردار مسیح گل صاحب ایم اے۔ ایم او ایل شائع کردہ: نذر سنز پبلشرز لاہور، کراچی، راولپنڈی۔ قیمت چھ روپے پچاس پیسے۔ صفحات: ۵۲۹

تنقید کسی گلشن میں کانٹوں کی تلاش نہیں بلکہ کانٹوں کی موجودگی کے باوجود بہار کا احساس ہے۔ اس نقطۂ نظر سے اگر دیکھا جائے تو ایک نقاد کے لئے وسعتِ مطالعہ اور ہمدردانہ مگر متوازن طرزِ فکر دو بنیادی خصوصیات ضروری ہیں۔ (ع۔ ف)